تحفظ حقوق نسواں کے نام سے حدود ارڈی ننس میں ترمیمی بل پر شرعی تحفظات

تحریر: مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی

خواتین کے حقوق کے نام سے 21 اگست 2006 کو قومی اسمبلی میں پیش شدہ ترمیمی بل مغربی تہذیب میں موجود جنسی آزادی کا مکمل علم بردار ہے۔ اوراس میں زنا کی اباحت کا انتہائی چالاکی سے راستہ تلاش کیا گیا ہے ان ترمیمات کی رو سے زنا بالرضا خفیہ اوراعلانیہ کی بھی کھلم کھلا چھٹی دی گئی ہے۔ زنا بالرضا میں تعزیری سزائیں مکمل ختم کی گئی ہیں اسی طرح موجودہ بل کے متعدد شقوں میں زنا بالجبر یا عصمت فروشی وغیرہ میں بھی ملوث بڑے لوگوں کی فوری رہائی کی راہ ہموار کی گئی ہے۔ کیونکہ 25 سال تک کی قید کا ذکر ہے جس سے بااثر طبقہ فوری رہائی کی مراعات حاصل کرسکیں گے۔ اس بل کے جملہ ترمیمات حدود آرڈی نینس (حدود قوانین) کے روح سے منافی ہیں۔ ترمیمی بل میں اگرولی (والدین یا سرپرست) کسی لڑکی کا نکاح کرائے گا تو مستوجب سزا ہوں گے۔ اور یہ بعینہ یورپ کا قانون ہے۔ بل میں صرف گواہ بالغ کا ذکر ہے جس کی رو سے غیر مسلم اور عورت کی گواہی بھی قبول کی گئی ہے جو قرآن کریم کے مفہوم سے خلاف ہے۔ بل کی رو سے زنا کے خلاف کوئی بھی کیس تھانہ میں درج نہ ہو سکے گا۔ صرف عدالت میں افسر کے سامنے کیس لاکر ساتھ چار گواہ ہوں گے۔ چار گواہ نہ ہو تو زنا بالرضا میں تعزیری سزا ختم ہو گی۔ زنا بالرضا میں اگر جج کو یقین بھی ہو کہ جرم کیا گیا ہے لیکن چار گواہ نہیں تو کسی قسم کی سزا نہیں ہو گی۔ لہذا ایسے قوانین لاگو ہونے کی رو سے ہیرا منڈی، فحش کلب اور چکلے دوبارہ چالو ہو جائیں گے اس طرح زنا بالجبر میں مرد کو مجرم لکھا گیا ہے۔ اگر عورت زنا بالجبر کرے تو بل کی رو سے وہ مجرم نہیں زنا بالرضا میں افسر عدالت صرف سمن جاری کرے گا۔ جس پر عموماً ملزم عدالت کو حاضر نہیں ہوتا۔ اور یوں مجرم پھر ارتکاب زنا کر سکے گا۔ ایف، آئی، آر اور وارنٹ گرفتاری ختم کیا گیا ہے۔ جو کہ ارتکاب جرم کے لئے رکاوٹ اور مضبوط طریقہ ہے۔ ہمارے ہاں مہینوں اور سالوں بار بار سمن جاری ہوتے ہیں لیکن عدالت سے غیر حاضری کا با آسانی بہانہ ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ اور یوں اس طرح کے مجرمین کی صحیح حوصلہ شکنی نہیں ہو سکے گی۔ قذف میں شرعا مدعی مقذوف مقدمہ میں دعوی کرے گا کیونکہ یہ بندے کا حق ہے۔ جب کہ اس بل میں افسر عدالت کو مجاز قرار دیا گیا ہے۔ حدود کو الگ کر کے اس کی اہمیت اور رعب ختم کیا گیا ہے اور اس قبیح عمل اور اس کے پروگراموں کے خلاف کوئی مقدمہ قائم بھی نہیں ہو سکے گا۔

ذیل میں ہم 21 اگست 2006 سوموار کو قومی اسمبلی میں مجموعہ تعزیرات پاکستان مجموعہ ضابطہ فوجداری اور دیگر قوانین میں مزید ترمیم کرنے کا بل مین موجود چند دفعات کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

حدود آرڈی ننس جو کہ حدود اور تعزیرات کا مجموعہ پیکج تھا۔ اس کو علیحدہ علیحدہ کر کے اس کا شیرازہ منتشر کر دیا گیا۔ اور اب اس جرم کا خوف

کم ہو جائے گا۔اس کی رو سے زنا بالجبر کی سزا میں کوڑے اور سنگسار کی سزائیں ختم کی گئی ہیں۔جو کہ قران،سنت اور اجماع کے خلاف ہے جبکہ زنا بالجبر زنا ہی ہے صرف مجبور فریق پر سزا نہیں۔شرعا مرتکب جبر زانی پر حد جاری ہوگا۔

دفعہ 2 ایکٹ 45 بابت 1860 میں نئی دفعہ کی شمولیت جس میں 365 ب میں عورت کو نکاح پر مجبور کرنے کا ذکر کیا گیا ہے(وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی شخص سے نکاح کرے)اس میں سزا موت یا 25 سال تک قید سخت اور جرمانے کی سزا ہے جس کا اطلاق لڑکی کے والدین اور بھائیوں پر بھی ہوسکتا ہے۔جبکہ ہمارے اس معاشرے میں رشتے ولی (سرپرست) طے کرتے ہیں۔اب کھلی چھٹی دی گئی کہ عورت جہاں چاہے وہاں تعلق قائم کرے،جیسا کہ مغرب میں یہ قانون موجود ہے

دفعہ 3 غیر فطری خواہش نفسانی کی غرض سے اغواء:

اس دفعہ میں تیس کوڑوں کی سزا ختم کی گئی ہے اور اب 25 سال تک کی سزا ہے جس کی رو سے ایک دن کی سزا بھی ہوسکتی ہے۔

دفعہ 4 عصمت فروشی کے لئے فروخت:

اس دفعہ میں تیس کوڑوں کی سزا ختم کی گئی ہے اب 25 سال تک قید کا ذکر ہے اور یوں عدالت محض دوران عدالت پیشی کو بھی قید قرار دے کر بااثر لوگوں کو رہا کرے گا اور عصمت فروشی کو کھلی چھٹی دی گئی ہے۔

دفعہ 5، 375 زنا بالجبر جس کی عبارت یوں ہیں کہ کسی فرد کو زنا بالجبر کا مرتکب کہا جائے گا یعنی اگر عورت زنا بالجبر کرے تو اس کا ذکر نہیں اس میں قران وسنت کی مقرر کردہ کوڑوں اور سنگساری کی سزا کے بجائے یوں سزا ہوگی۔جو کوئی زنا بالجبر کرے اسے سزائے موت یا کسی ایک قسم کی سزائے قید جو کم سے کم 5 سال (انگریزی نسخہ 10 سال) اور زیادہ سے زیادہ 25 سال قید کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ 6 فریب سے جائز نکاح کا یقین دلا کر ہم بستری کرنا:

اب 25 سال قید کی سزا ہے (پہلے حدود آرڈی نینس میں عمر قید ہے) جس سے عورتوں میں احساس تحفظ ختم ہوگا۔

دفعہ 9 زنا کی صورت میں نالش:

صرف مجاز عدالت میں نالش درج کی جائے گی اور مستغیث 4 گواہ چشم دید بالغ کی حلف پر عدالت کا افسر ضروری جانچ پڑتال کرے گا۔اس میں تھانہ رپورٹ اور تفتیش ختم کی گئی،جو زنا بالرضا کے لئے راستہ فراہم کردیتا ہے۔صرف بالغ گواہ کا ذکر ہے اور مسلمان کی قید بھی خارج کیا گیا۔گواہ بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت جو کہ خلاف شریعت ہے۔چار گواہ نہ ہو تو بالرضا زنا واقعی سرزد ہو کو تحفظ دیا گیا۔ چار گواہ نہ ہو اور دو یا تین ہو اور زنا بالرضا خفیہ جگہ یا علانیہ کسی جگہ پر ہو ان کو سزا نہیں دی جائے گی۔اگر چہ جج کو یقین بھی ہو کہ زنا کا ارتکاب کیا گیا ہے۔جب کہ حدود میں ساتھ ہی تعزیری سزا موجود تھی۔جو کہ ختم کرادی گئی چونکہ عملاً حد جاری ہونا مشکل تھا لہذا تعزیری سزا آرڈی ننس میں موجود تھی جو کہ اس جرم کا تدارک کرتا تھا اب یہ سزا ختم کر کے زنا بالرضا کے لئے راستہ فراہم کیا گیا جبکہ یورپ میں

کھلی جگہ زنا ممنوع ہے لیکن باہمی رضامندی سے اعلانیہ زنا اب اس بیمار قانون کی وجہ سے جائز ہوگی، نیز اس دفعہ کی شق 6 میں عدالت سمن جاری کرائے گا۔ یعنی وارنٹ نہیں جاری کرسکتا۔ اور عموماً سمن کی تکمیل نہیں کی جاتی ۔ جو عدالت کا کمزور حکم ہے اور یوں زانی کھلے عام پھریں گے اگرچہ 4 گواہ بھی ہو۔

زنا بالجبر کی سزا میں غلط ترمیم کی فقہی تحقیق:

قومی اسمبلی میں 21 اگست کو پیش شدہ حقوق نسواں کے نام سے مجموعہ تعزیرات پاکستان ضابطہ فوجداری اور دیگر قوانین میں مزید ترمیم کرنے کا بل جو کہ پیش کیا گیا ہے اس میں حدود اللہ کی طے شدہ غیر شادی شدہ کے لئے 100 کوڑے اور شادی شدہ کے لئے سنگساری کی سزاؤں کو ختم کر کے تعزیری سزا مقرر کی گئی ہے جس کی رو سے حد کو تعزیر میں ڈال کر کتاب وسنت کی خلاف ورزی کی گئی ہے بل کا دفعہ 5 ایکٹ 45 بابت 1860ء میں نئی دفعہ کی شمولیت میں 376 کے تحت سزایوں مقرر کی گئی ہے۔

376 (ا) زنا بالجبر کے لئے سزا:

جو کوئی زنا بالجبر کا ارتکاب کرتا ہے اسے سزائے موت یا کسی ایک قسم کی سزائے قید جو کم سے کم پانچ سال یا زیادہ سے زیادہ پچیس سال تک کی ہوسکتی ہے دی جائے گی اور جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۲) جب زنا بالجبر کا ارتکاب دو یا زیادہ اشخاص نے بہ تائید باہمی رضامندی سے کیا ہو تو ان میں ہر ایک شخص کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

اس بل کی رو سے حدود اللہ میں ترمیم کی گئی ہے اور اس سزا کو تعزیر میں ڈال دی گئی ہے جب کہ اس کو خرابہ کے تحت بھی لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ زنا بالجبر میں جابر پر حد ہے اور مجبور سزا سے مبرا ہوگا۔ اس طرح اس بل میں مرد کے زنا بالجبر کا ذکر ہے اگر عورت زنا بالجبر کرے تو وہ بالکل آزاد ہے ذیل میں ہم زنا بالجبر پر ایک تفصیلی تحقیق پیش کرتے ہیں۔

زنا بالجبر میں جابر کے لئے حد ہے تعزیر نہیں بل میں سقوط حد کو پیش کیا گیا

زنا کے لئے اسلامی شریعت میں جو سزا مقرر کی گئی ہے اس میں شریعت نے زنا کی دونوں قسموں کے مابین فرق اور امتیاز کو ملحوظ نہیں رکھا ہے اور نہ ہی شریعت اس میں (زنا بالرضاء زنا بالجبر) تفریق کے قائل ہے اسی طرح کتاب وسنت کے واضح احکام کی روشنی میں فقہاء اسلام بھی اس بات پر متفق ہیں کہ زنا کی دونوں قسموں میں زنا کرنے والے مرد پر شرعی سزا نافذ کی جائے گی زنا بالجبر میں (چاہے مرد جابر چاہے عورت) اور بل میں صرف مرد کی قید لگائی چنانچہ بل کے صفحہ 4 پر لکھتے ہیں،

375 زنا بالجبر کسی مرد کو زنا بالجبر کا مرتکب کیا جائے گا۔ عورت اگر جابر ہو تو اس کو نظر انداز کر دیا گیا۔ جو اسلامی رو سے خلاف ہے۔ البتہ اگر عورت مجبور کی گئی ہے تو اس صورت میں اسلامی رو سے عورت سزا سے مستثنیٰ ہوگی۔ اور جہاں تک زنا بالرضا کا تعلق ہے اس میں

دونوں (فاعل ومفعول) پر سزا نافذ کردی جائے گی

قران کریم نے زنا کے لئے جو قانونی سزائیں تجویز کی ہیں ان میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ یہ سزائیں جبری زنا کے لئے ہیں اور یہ اختیاری زنا میں ان کا نفاذ نہیں کیا جائے گا بلکہ قران کریم میں جہاں سزائیں بیان کی گئی ہیں وہاں مطلق زنا کی کا ذکر ہے۔ زنا چاہے بالرضا ہو چاہے بالجبر ہو قرانی قانون کی نظر میں یکساں جرم ہیں دونوں قسموں کی زنا میں حد جاری کی جائے گی اختیاری اور جبری زنا کا فرق مغرب زدہ لوگوں نے اٹھا کر رکھا ہے۔ الزانية والزاني فاجلدو كل واحد منهما مائة جلدة ولاتاخذكم بهما رأفة في دين الله ان كنتم تومنون بالله واليوم الاخر واليشهد عذابهما طائفة من المؤمنين (سورة النور آيت ۲) نیز واضح رہے کہ زنا بالجبر کی صورت میں جابر پر حد ہے تعزیر نہیں ذیل میں حدیث کے حوالے اس کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے چنانچہ امام محمدؒ نے اپنے معروف حدیثی روایات پر لکھا گیا کتاب میں ارقام فرماتے ہیں قوله باب الاستكراه فى الزنا (زنا بالجبر کا بیان) اخبرنا مالك حدثنا نافع ان عبدا كان يقوم علىٰ رفيق الخمس وانه استكره جارية من ذلك الرفيق فوقع بها فجلده عمر بن الخطاب ونفاه ولم يجلدالوليد ة من اجل انه اسكترهها . ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام مقرر تھا ان غلام اور لونڈیوں پر جو خمس میں آتے تھے اس نے زبردستی سے انہیں لونڈیوں میں سے ایک لونڈی سے جماع کیا حضرت عمر بن الخطابؓ نے اس کو کوڑے مارے اور نکال دیا اور لونڈی کو نہ مارا کیونکہ اس پر جبر ہوا تھا۔

ایک دوسری روایت ہے کہ۔ اخبرنا مالك حدثنا ابن شهاب ان عبدالملك بن مروان قضى فى امرأة اصيبت مستكرهة بعد اقهاء علىٰ من فعل ذلك قال محمد اذا استكرهت المرأة فلاحد عليها وعلىٰ من استكرها الحد فاذا وجب عليه الحد بطل الصداق ولايجب الحدو الصداق فى جماع واحد فان درئ عنه الحد بشبهة وجب عليه الصداق وهو قول ابى حنيفةؒ وابراهيم النخعى والعامة من فقهائنا. ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے جابر سے دلانے کا فیصلہ کیا اس عورت کے حق میں جس کے ساتھ زنا بالجبر کیا گیا تھا کہا امام محمدؒ نے جس پر جبر کیا جاوے اس پر کوئی حد نہیں اور جو شخص جبر کرے اس کو حد مارنی چاہیے اور جب حد ماری جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے ایک جماع کے بدلے میں مہر اور حد دو چیزیں جمع نہیں کی جاتی (مؤطا امام مالک مع اردو ترجمہ ص ۲۹۶، ۲۹۷)

واضح رہے کہ مذکورہ دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ جابر پر زنا بالجبر کی صورت حد واجب ہے ساقط نہیں

زنا میں گواہوں کی معیار پورا نہ ہو یا گواہ موجود نہ ہو تو تعزیری سزا

اگر کوئی شخص زنا کی کیس میں ملوث ہو کر قید خانہ چلا گیا بعد ازاں گواہوں کی معیار پوری نہ ہوئی یا گواہ موجود نہیں تو شرعی نقطہ نظر سے وہ تعزیری سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اس کو تعزیری سزا دی جاسکتی ہے چنانچہ سب سے پہلے ہم ایک اصولی قاعدے کی طرف چلتے ہیں قاضی کو جائز ہے کہ متہم کو تعزیری سزا دے اگر چہ اس پر کوئی گواہ ثابت نہ ہو بحر الرائق میں اس کی وضاحت ملتی ہے کہ تہمت ثابت ہوتی ہے۔

دومستور گواہ یا ایک عادل کی گواہی مل جائے تو سزا (تعزیر) لازم ہے اور اگر ایک مستور یا ایک فاسق گواہ کے گواہی سے تہمت ثابت نہیں ہوتی تو تعزیر بالحبس بھی جائز نہیں۔ (طحطاوی بحوالہ غایۃ الاوطار جلد۲ ص ۵۰۳) چنانچہ صاحب درمختار نقل فرماتے ہیں قوله قلت فيه من الكفالة معزيا للبحر وغيره للقاضى تعزير المتهم وان لم يثبت عليه (غاية الاوطار ج ٢ ص ٥٠٣) حواله (٢) وفى التشريع الجنائى قوله جرائم الحدود اولقاضى العمور اذالم تتوفر فيها شروط ايقاع عقوبة الحد اولقصاص مثال ذلك كان يسرق من غير حرز اويسرق مادون النصاب وفى الزنااذا جامع دون الفرج اوعملت المرأة المساحقة عزرا لجمع (التشريع الجنائى الاسلامى جلد ١ ص ١٤٦)

ترجمہ: اور تشریع الجنائی میں مذکور ہے حدود یا قصاص کے جرائم جب اس میں شرائط پورے نہ ہوتو حد یا قصاص میں عقوبۃ (سزا) واقع ہوجاتی ہے اس کی مثال یہ ہے مثلاً کسی نے محفوظ مال کو چوری کیا یا نصاب سے کم مقدار کی چوری کی اور زنا میں جب فرج کے علاوہ میں زنا ہو یا عورت اپنی شرمگاہ درسری سے سحاق کرے تو ان تمام صورتوں میں تعزیر ہے۔

تعزیری سزا کے حق کے لئے حکومت وقت ایسے افراد کو سزا تعزیری کا حق دیتا ہے جو زنا کی کیس میں ملوث ہو اور گواہ نہ پائے جائے تو ان افراد کو بطور تعزیر سزا دی جاسکتی ہے تاکہ سدالذرائع پر عمل ہو۔ فحاشی اور قحبہ خانے کی اسلام میں کوئی اجازت نہیں بلکہ اس میں ملوث افراد کے لئے سزا ہے۔

فحاشی اور قحبہ خانے کھولنا جہاں گواہ کی رسائی بھی مشکل ہو تو سزا کیا ہوگی؟

جو لوگ اس طرح قبیح افعال میں ملوث ہو کر مسلم معاشرے کو بگاڑنا چاہتے ہیں اس کو قید سخت اور ۳۹ کوڑے مارے جائیں گے کیونکہ یہ افراد پوری قوم وملت کے مجرم ہیں لیکن یہ ایک فرد یا کئی افراد کا نقصان نہیں کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے کا نقصان کر رہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة فى الذين امنوا لهم عذا ب اليم فى الدنيا والاخرة والله يعلم وانتم لاتعلمون (سورة النور آيت ١٩) ترجمہ: "جو لوگ مسلمانوں اور مسلم معاشرے میں بے حیائی اور قبیح افعال کو فروغ دے کر پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔" اجنبی عورتوں کو اپنے پاس رکھنا تنہائی میں ساتھ بیٹھنا اور ولی کے اذن کے بغیر لے جانا قابل تعزیر جرم ہے چنانچہ فتاوی قرۃ العین میں ہے قوله ليس لها ان تنتقل عن البيت الذى عينه زوجه لسكناها اذا كان صالحا لها بين جيران صالحين ولايحل لها الخروج عن طاعة ابيها وزوجها ويتعين على كل من علم منها ذلك ان يمنعها عنه ويحثها على طاعتهما ومن اعانها على عصيانها وتعرض لمنعها عنهما بغير طريق شرعى يمنع عن ذلك اشد المنع ويعزر عليه تعزير ا.لاثقابه والله اعلم (فتاوى قرة العين ص ١٦٤) عبارات مسطورہ بالا

سے معلوم ہوا کہ اگر عورت خود اپنی مرضی سے والدین کی اجازت کے بغیر کسی مرد کے ساتھ چلی جائے تو یہ بھی تعزیر کے مستحق ٹھہر جائے گی اگرچہ یہ عورت نابالغ کیوں نہ ہو۔

دواعی زنا لمس اور قبل بھی قابل تعزیر جرم ہے۔

عورت سے بوسہ لینا قابل تعزیر جرم ہے۔ وفی التشریع الجنائی الاسلامی قوله الجرائم التی لاحد فیها ولا قصاص وهی اکثر الجرائم والمعاصی التی لاحد فیها ولا کفارة کتقبیل المرأة لاجنبیة او ای عمل ینحل بالمرؤة والاخلاق ولم تشرع فیه عقوبة مقدرة فیعزر علیٰ حسب هذا الذنب الذی اقترفه وعلیٰ مایراه الامام العادل لادعاء االخ (التشریع الجنائی الاسلامی ص ۱۴۶ للشیخ عبدالله بن سالم الحمید)

موجودہ حقوق نسواں بل میں اس گناہ کام کے تدارک کے لئے کوئی دفعہ موجود نہیں۔ بلکہ اس کی اجازت دی گئی ہے اگر آئین میں قوانین کو قرآن اور سنت کے مطابق بنانے کا ذکر ہے تو حکومت کو چاہیے کہ وہ اس قبیح عمل اور فحاشی کو روکنے کے لئے تعزیری سزائیں مقرر کردے۔ اور موجودہ پیش شدہ بل کو مکمل طور سے واپس لے۔

جامعہ المرکز الاسلامی

کا عظیم علمی، فقہی، تحقیقی شاہکار

مجموعہ مقالات دوسری بنوں فقہی کانفرنس

ترتیب وتدوین کے آخری مراحل میں، جس میں

بناولنٹ فنڈ، اجتہاد اور عصر حاضر، اعضاء کا انتقال اور پیوندکاری، گروپ انشورنس، اسلام کا قانون بین الممالک، ھبہ میں قبضہ کی شرعی حیثیت، گریجویٹی پوسٹ مارٹم فساد وعدم فساد صوم کا معیار، عصر حاضر کا چیلنج اور علماء کرام کی ذمہ داریاں، ہاؤس بلڈنگ کے قرضوں پر بحث اوراس کا حل، موجود معاشی مسائل کا حل فقہی مواد کی تشکیل جدید، تعزیر بالمال کی شرعی حیثیت، موجودہ انتخابات، سودی نظام کا اسلامی متبادل حل، بیع بالوفاء، اختلاف مطالع ورمضان وعیدین کی وحدت، انسانی حقوق، رسول اکرم ﷺ کی دعوت میں انسانی نفسیات کا لحاظ، قادیانی کفر کے کس قسم میں داخل ہیں، انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مجموعہ سود ورہن، یہودی وعیسائی تنظیموں کی سرگرمیاں، حقوق نسواں کا شرعی تصور، احتساب وغیرہ جیسے اہم عنوانات پر تفصیلی مقالات شامل اشاعت ہیں۔ جوکہ بڑی محنت اور کاوشوں سے کتابی صورت میں پیش کئے جارہے ہیں۔ جلد ہی اپنی کاپی محفوظ فرمائیں۔

برائے رابطہ: دفتر جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں فون: 0928-331353 فیکس نمبر: 0928-331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.